السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس سال عاشوراء کا روزہ رکھنا چاہتا ہوں، مجھے کچھ لوگوں نے بتایا ہے کہ میں عاشوراء کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھوں، تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی راہنمائی ملتی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دس کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنا آپ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔

''روی عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قال : حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' رواہ مسلم 1916

سیدنا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ : جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کا روزہ خود بھی رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہ کرام انہیں کہنے لگے یہودی اور عیسائی تو اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : آئندہ برس ہم ان شاء اللہ نو محرم کا روزہ رکھیں گے، ابن عباس رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ آئندہ برس آنے سے قبل ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔

امام شافعی اور ان کے اصحاب، امام احمد، امام اسحاق، اور دیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ :

نو محرم اور یوم عاشوراء یعنی دس محرم دونوں کا روزہ رکھنا مستحب ہے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور نو محرم کا روزہ رکھنے کی نیت کی۔

تو اس بنا پر یوم عاشوراء کے مراتب اور درجات ہیں،

کم از کم درجہ یہ ہے کہ صرف دس محرم کا روزہ رکھا جائے،

اور اس سے اوپر والا درجہ یہ ہے کہ دس کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھا جائے، محرم میں جتنے بھی زیادہ روزے رکھے جائیں گے وہ افضل اور بہتر ہیں۔

اگر آپ یہ کہیں کہ دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنے میں حکمت کیا ہے؟

تو اس کا جواب مندرجہ ذیل ہے :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب اور دوسرے علماء کرام نے نو محرم کے روزے کی حکمت میں متعدد وجوہات بیان کی ہیں :

پہلی :

اس سے یہود ونصاری کی مخالفت مقصود ہے، کہ وہ صرف دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے۔

دوسری :

اس کا مقصد ہے کہ یوم عاشوراء کے ساتھ اور روزہ بھی ملایا جائے، جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

تیسری :

دس محرم کا روزہ رکھنے میں احتیاط کہ کہیں چاند کم دنوں کا نہ ہو، جس کی بنا پر غلطی ہو جائے اس لیے نو محرم کا روزہ رکھنا عدد میں دس محرم ہو جائے گا۔ انتہی۔

ان وجوھات میں سب سے قوی اور صحیح وجہ یہی ہے کہ اہل کتاب کی مخالفت مراد ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں اہل کتاب سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے مثلا یوم عاشوراء کے بارہ میں ہی فرمایا کہ :

(اگرمیں آئندہ برس زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا) دیکھیں الفتاوی الکبری (6) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر تعلیق کرتے ہوئے کہتے ہیں :

(اگر میں اگلے برس تک باقی رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نو محرم کے روزے کا ارادہ اور قصد کیا اس کے معنی میں احتمال ہے کہ صرف نو پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ دس کا بھی اضافہ کیا جائے گا ، یا تو اس کی احتیاط کے لیے یا پھر یھود و نصاری کی مخالفت کی وجہ سے ، اور یہی راجح ہے جو مسلم کی بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے ۔ انتھی ۔

دیکھیں فتح الباری (245/4) ۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1